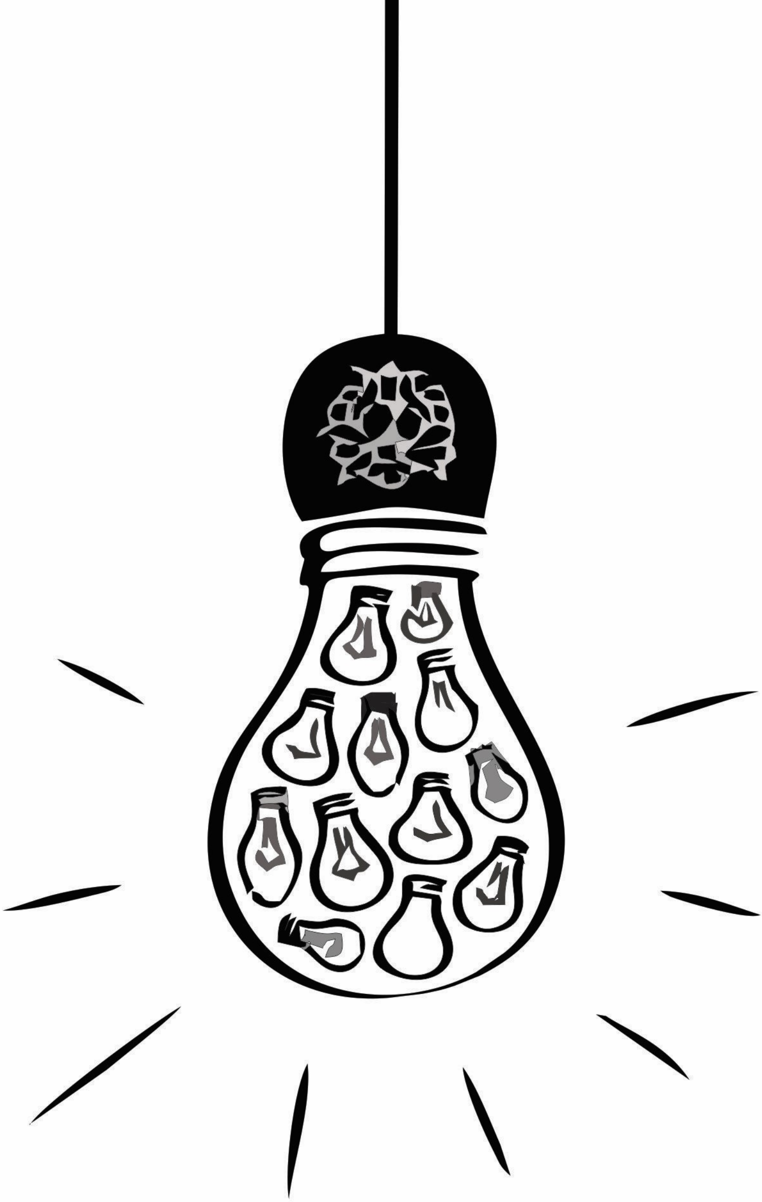

کام تنظیمی انداز میں ہونا چاہیے

رہبر معظم انقلاب کے بیانات کا مجموعہ

کام تنظیمی انداز میں ہونا چاہیے

تنظیموں اور تنظیمی کاموں کے بارے میں رہبر معظم انقلاب کے بیانات کا مجموعہ

المہدی (عج) ادارہ تربیت اسلامی

آئی ایس او پاکستان

بسم الله الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ
صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰىٓ اٰبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ
السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَّحَافِظًا
وَّقَآئِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى
تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا
طَوِيْلًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

مقدمہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان ایک اجتماعی مخلوق ہے کیونکہ تمام انسانوں کی فطرت اس امر کو تسلیم کرتی ہے اور تاریخ انسانی، اور آثار قدیمہ کے مطالعات سے بھی یہ چیز روشن ہے اور قرآن مجید بھی اس حقیقت کو تائید کرتا ہے اس کو یوں عیاں کرتا ہے ۔" یایہا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی، و جعلنا کم شعوباً و قبائل لتعارفوا...

اور اس حقیقت کے بیان کے بعد کہ خدا نے تمام انسانوں کو فطرتاً اجتماعی خلق کیا ہے دوسرا نکتہ یہ ہے کہ آغاز میں تمام انسان امت واحدہ تھے جیسا کہ خدا فرماتا ہے:" وما کان الناس امۃ واحدۃ۔" اور پھر ان میں مصالح اور منافع کے اختلاف کی وجہ سے اختلاف وجود میں آیا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام وہ تنہا دین ہے کہ جس نے اپنی بنیادوں کو اجتماعیت پر قرار دیا ہے اور لوگوں کو امت واحدہ رہنے کی تلقین بھی کی ہے اور عملی میدان میں اس کے لئے زمینہ سازی بھی کی ہے ۔ اگر آیات قرآنی کا ملاحظہ کیا جائے تو ان میں کہا گیا ہے کہ

وان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ولا تبتعوا السبل فتفرق بکم...

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا...

اور اگر ہم قرآنی آیات اور روح اسلام کا مطالعہ کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اسلام نے نہ صرف اجتماع کی بنیادیں رکھیں بلکہ اجتماع کی بقاء کے راز کو بیان کر دیا اور اس حقیقت کو تمام متمدن لوگوں کے لیے واضح کر دیا کہ اگر معاشرے کو زوال اور نابودی سے بچانا چاہتے ہو تو

مادی اور معنوی مصالح ومنافع کی جنگ میں اور حق و باطل کے رو برو ہونے کی صورت میں اپنی ذمہ داری امر بہ معروف ونہی از منکر کے دامن کو ہاتھ سے مت چھوڑنا اور تم میں سے ایک ایسا گروہ ہو کہ جو امر بہ معروف ونہی عن المنکر کی دعوت دے ارشاد باری تعالیٰ کہ :"وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ "

ترجمہ:" اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے "تا کہ تم کنتم خیر امة کے مصداق بن سکو۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اس خطیر امر کو انسان فردی انداز میں انجام دے یا اجتماعی انداز میں، آیا انفرادی انداز میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ذریعے سے مستکبرین جہان اور آمران بہ منکر کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے یا منظم اور آرگنائزیشنل انداز میں اس کے لئے انتظامات کرنا ہوں گے۔اس سلسلے میں آج کے دور میں رہبر معظم انقلاب کہ جو استکبار جہانی اور شیطان بزرگ کے مقابلے میں امر بالمعروف کا علم تھامے ہوئے ہیں اور تمام نیکی کی طاقتوں کی رہبری کر رہے ہیں ان کی نظرات کو بیان کیا جا رہا ہے کہ کس طرح سے انفرادی اور اجتماعی اصلاح کی جاسکتی ہے تا کہ پاکستان کے امامیہ نوجوان جو کہ ولایت کے سائے میں اس الٰہی فریضہ کو انجام دیتے آئے ہیں اور اسی فریضہ کو آج کے اس پر آشوب دور میں انجام دینا چاہتے ہیں ولایت کے فرمودات کے مطابق اس عظیم فریضہ کو بہترین انداز میں انجام دے سکیں۔

خدا ادارہ تربیت کی اس قلیل سی کوشش کو قبول فرمائے۔

(آمین)

کوئی کام آرگنائزیشنل سیٹ اپ کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا:

آرگنائزیشنل سیٹ اپ (اداراتی نظم)/تنظیم لوگوں کے ہر اس گروہ کے فرائض میں سے ہے جو ایک ہدف کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تنظیم یعنی نظم، یعنی ذمہ داریوں کی تقسیم، یعنی مرتبط، متصل اور زنجیر کی طرح پیوستہ کام کرنا، یہ ہے تنظیم کا مطلب یہ نہ صرف ایک بری چیز نہیں ہے بلکہ ایک اچھی چیز اور بلکہ ایک ضروری چیز ہے دنیا میں کوئی کام بھی بغیر آرگنائزیشنل سیٹ اپ کے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

انقلاب اسلامی ایران بھی بغیر آرگنائزیشنل سیٹ اپ کے آگے نہیں بڑھا اور کامیاب نہیں ہوا فطری بات ہے کہ کسی بھی کام کی بنیاد اداراتی نظم ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب تک کوئی نظام نہ ہو کسی چیز کو تعمیر نہیں کیا جا سکتا۔

نظم دیے بغیر اور بغیر آرگنازیشنل سیٹ اپ کے مدیریت ممکن نہیں ہے، اور کام بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ بلکہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی کام آگے بڑھ سکے۔ میں آرگنایزیشنل سیٹ اپ کا قائل ہوں لیکن اس چیز کا قائل ہوں کہ یہ آرگنائزیشنل سیٹ اپ ہمیں ہماری اصلیت سے خارج نہ کردے۔

قطعی طور پر اس چیز پر توجہ کریں کہ ہر کام میں اداراتی اور تنظیمی نظم و انسجام اہم مقام کا حامل ہے اس سے مراد بیوروکریسی اور دفتری نظام کی سات تہوں میں گم ہو جانا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ایک نظام کا ہونا ایک مسئول کا ہونا اور ایک مرکز فکر کا وجود ہے۔

ایک اور اہم نکتہ، اجتماعی فعالیت، تعاون اور مل جل کر کام کرنا اور ہمت و حوصلے کا بلند ہونا

ہے بچوں اور نو جوانوں کو شروع سے ہی یہ عادت ڈالنا چاہیے کہ وہ ہمت بلند رکھیں بہت سے ایسے مسائل ہیں کہ جن کو پوری دنیا اور جہان کی سطح پر رکھ کر دیکھنے کی ضرورت ہے، نہ علاقائی سطح پر۔ یعنی انسان ان کو ملکی، صوبائی یا ضلعی سطح پر رکھ کر نہ دیکھے۔ بعض مسائل ایسے ہیں کہ انہیں سو سال اور ڈیڑھ سو سال کے تناظر میں دیکھنا چاہیے نہ کہ پانچ یا دس یا اس سے کمتر کے تناظر میں اس کے لئے ہمت و حوصلے کا بلند ہونا ضروری ہے۔ ان گوناگون مسائل کے لئے ایک بلند ہمت و حوصلے کے ساتھ نگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ سکول یا یونیورسٹی کا طالب علم جس کی آپ آج تربیت کر رہے ہیں کچھ عرصہ کے بعد وہ ایک استاد ہے ایک فعال مدیر ہے ایک ممتاز ایکسپرٹ ہے معاشرے میں سیاسی تحریک کا ایک مؤثر عنصر ہے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ معاشرے میں ایک مؤثر فرد ہے۔ اس کو اس طرح تربیت کیجئے کہ وہ ایک بلند ہمت انسان بن سکے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ بہترین راہ اور برترین طریقہ کہ جو اس راستے کو کھول سکتا ہے اور ہدایت الٰہی اور ہدایت انقلابی کو ذہنوں اور جانوں میں بٹھا سکتا ہے اور ثمر آور ہو سکتا ہے وہ ایک تنظیم ہے ایک ثقافت ہے۔ یہ ہمارا اعتقاد ہے اور ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر کچھ لوگ ملک سے باہر انقلاب کے لئے کام کرنا چاہیں اور وہ لوگ منظم نہ ہوں مجتمع نہ ہوں اس کام کو (کیفیت اور کمیت) کے اعتبار سے انجام نہیں دے سکیں گے کہ جو ایک منظم گروہ انجام دے سکتا ہے۔

تنظیمی کام کے فوائد اور برکات:

الف) ذمہ دار اہل فکر و باہنر افراد کو ایک جگہ پر اکٹھا کیا جائے:

جو کوئی بھی اصولوں کے پابند صاحبان اندیشہ و ہنر کو ایک جگہ پر اکٹھا کرے اور ان کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک دھاگے میں پروئے، یہ خدا کی بہت بڑی نعمتوں اور رحمتوں میں سے ہے ایک تنظیمی اور اجتماعی کام کی خصوصیت یہ ہے کہ فرد اپنے آپ کو اس اجتماع اور اکٹھ میں حل کر

دے، گم ہو جائے کہ یہ کھو دینا دراصل اپنے آپ کو پالینے کا نام ہے، (اس سے نہ صرف) انسان سے کوئی چیز کم نہیں ہوتی، (بلکہ) بہت سی چیزوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

میں ایک مثال پیش کرتا ہوں اس گلاس کی کہ جس میں آپ چینی کے چند دانے ڈالتے ہیں ان میں سے چینی کا ایک دانہ اپنی ایک خاص مقدار میں مٹھاس رکھتا ہے جب آپ اس گلاس میں پانی ڈال دیتے ہیں تو مسئلہ ختم ہو گیا یعنی چینی کا ایک دانہ جو دانتوں کے نیچے آ کر سر و صدا کرتا تھا اور اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا کہ میں ہوں؟ ان میں سے ایک دانہ بھی باقی نہیں بچا اور تمام ذرات پانی میں حل ہو گئے جب کہ اس سے پہلے اور بعد میں بھی کئی دانے اس پانی میں حل ہو چکے ہیں۔

لیکن آیا آپ کی نظر میں اس چینی کے ایک دانے کی مٹھاس ایک رتی بھر بھی کم ہوئی ہے؟ اس ایک دانے سے کچھ بھی کم نہیں ہوا (بلکہ) اس میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ جتنی مقدار اس دانے میں تھی یہ اب دوسری مٹھاس کے ساتھ مل گئی ہے جو دوسرے چینی کے دانوں میں تھی جو سب کے سب پانی کے ساتھ مل گئے ہیں۔ اس سے کوئی چیز کم نہیں ہوئی لیکن اس نے اپنے تشخص کو کھو دیا ہے اپنی فردیت کو کھو کر اجتماع کا حصہ بن گیا ہے، ایک تنظیم کو ایسا ہونا چاہیے ایک کامل تنظیم کی صورت ایسی ہے کہ فرد اس اجتماع میں حل ہو جائے۔

یہ ہے تنظیم کی صحیح شکل، البتہ یہ کام دراصل آسان ہے۔ بنیادی طور پر انسانی خصوصیت ہے لیکن ہم نے تجربہ اور عمل میں پچاس سال جو رضا خانی اور محمد رضا خانی حکومت کے دور اختناق میں گذارے ہیں اور اگرچہ اپنے وجود کے ساتھ ان کو لمس نہ بھی کیا ہو لیکن ان کا کلچر ہمیں ورثہ میں ملا ہے۔ ہم اس طولانی حکومت مطلقہ کے تجربہ کے زیر اثر ان گذشتہ پچاس سالوں میں اور البتہ اس سے پہلے 2500 سالوں میں ایک قسم کی انفرادیت/ پسندی کے محکوم رہے ہیں۔ البتہ مشرقی لوگ ایک طرح سے انفرادیت پسند ہیں۔ قدیمی زمانوں سے ہی مشرقی تاریخ ایک فردیت کی

تاریخ ہے۔مشرقی ہنر،مشرقی موسیقی،مشرقی دھن ،مشرقی کھیل ۔۔۔گروہی دھنیں اس طرف (مغرب) ہیں؟ ہمارے ہاں (مشرق) میں نہیں ،گروہی کھیل،ادھر(مغرب میں) ہیں،یہاں کھیل اور ورزشیں کشتی ہے اور مثلاً وہاں پر والیبال ہے ،فٹبال ہے ،گذشتہ ہنروں میں موسیقی ،گروہی آہنگ،ہر قسم کا آرکسٹرا اور کئی گلوں یا کئی ایک ہاتھوں میں سے نکلنے والی ایک آواز۔ یہ مشرقی ہنر میں نہیں ہے۔اور اگر ہیں بھی تو بہت نایاب ہیں،بہر حال مشرقیوں کی تاریخ میں ایک قسم کی فردیت موجود ہے۔البتہ اسلام نے بالکل اس کے مخالف سمت میں عمل کیا ہے اسلام میں تمام چیزیں گروہی ہیں حتی عبادت،آپ جانتے ہیں عبادت یعنی انسان کا شخصی ترین کام،انسان کا خدا کے ساتھ تعلق اس میں تو معمول اور دنیاوی کاموں کی طرح کسی قسم کے تعاون اور مل کر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ ایک رابطہ ہے انسان اور خدا کے درمیان (وہ عبادت جو دعا اور تقدیس ہے۔نہ عبادت کا عام مفہوم؛ وہی عبادت جو لوگوں کے ذہن میں عموماً آتی ہے) یہ ایک رابطہ ہے انسان اور خدا کے درمیان اس کو اسلام کہتا ہے اکٹھا انجام دو۔ نماز جماعت،حج و۔۔۔بہر حال ہم اسلام کی اعمال کو انجام دینے والی اس اجتماعی روح سے دور رہ گئے ہیں ایک واحد (تنظیم) کا ایک اور واضح ترین معنی یہ ہے کہ اس میں ایسے افراد کام کرتے ہیں جو ایک واحد جہت یا ہدف کو حاصل کرنا چاہتے ہیں،ایک واحد ہدف کی تلاش میں ہیں،اور وہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ ہمکاری ،ہمراہی اور ہمگامی کے ساتھ۔پس تنظیمی اخلاق یعنی اسلامی اخلاق،تنظیمی اخلاق یعنی منظم اسلامی اخلاق،یعنی دو بھائیوں کے رابطے کا انداز۔دو ہم فکر،دو ہم آہنگ اور دو ہم جہت بھائیوں کے کام کا انداز اگر دو افراد جو آپس میں ۱۸۰،ڈگری کا اختلاف رکھتے ہوں وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھتے ہیں یہ بھی ایک دوسری قسم کا ملاپ ہے اس ملاپ میں ٹکراؤ ہے۔اگر کچھ لوگ اکٹھے ایک جہت یا سمت میں حرکت کرتے ہیں تو یہ ایک اور قسم کا ملاپ ہے۔یہ ہمکاری،ہمراہی اور ہم قدم ہو کر چلنے والا ملاپ ہے۔

تنظیم ایک اسٹوڈنٹ کو گرداب سے نجات دے سکتی ہے:

اسٹوڈنٹس آرگنائزیشنز، طالب علموں کے لئے اکٹھے کام کرنے کی فرصت ایجاد کرتی ہیں اور میں اکٹھے کام کرنے پر اعتقاد رکھتا ہوں اور اس کو ایک اسٹوڈنٹ کی ضرورت سمجھتا ہوں، مختلف قسم کی مہارتوں کا کسب کرنا، مختلف قسم کی سیاسی اور اجتماعی مہارتوں کا کسب کرنا، اور آپ برادران یا خواہران جو اس چیز کی طرف متوجہ ہیں کہ یونیورسٹی کا طالب علم انواع و اقسام کے گردابوں اور مشکلات میں گھرا ہوتا ہے۔ مختلف قسم کے خطرات میں گھرا ہوتا ہے۔ کم از کم ہمارے ملک میں ایسا ہی ہے۔ ہمارے ملک میں استکبار کے ہتھکنڈوں کا ایک ہدف بلاشبہ اسٹوڈنٹ ہیں۔ اس کی علت بھی واضح ہے؛ ہمارے ملک میں جوانوں کی تعداد اور تناسب بہت زیادہ ہے اور اسٹوڈنٹس کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ اور وہ ملک و ملت کے مستقبل میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ علمی میدانوں میں بھی اور سیاسی میدانوں میں بھی۔ لیکن ان لوگوں نے جنہوں نے اس ملک اور اس ملت کے لئے جو خواب دیکھے تھے۔ ناچار ہیں کہ وہ ہمارے طالب علموں پر سرمایہ کاری کریں، فطری و طبیعی خواہشات سے لے کر سیاسی فریب کاریوں تک اور بظاہر معنوی خود ساختہ عرفانی مکاتب کی دکانداریوں تک (کہ متعدد اقسام کی ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں) تنظیمیں ان کے لئے روک تھام کا سبب بن سکتی ہیں۔ اور طلاب کو ان گردابوں اور منجلابوں میں گرنے سے نجات دے سکتی ہیں اور بچا سکتی ہے اور یہ وہ کردار ہے جو تنظیمیں ادا کر سکتی ہیں۔

دوسروں کے تجربے اور افکار سے استفادہ کیجئے:

دوسروں کے علم، تجربے اور تخصص سے استفادہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سیکھنے کے راستے کو اپنے اوپر بند نہیں کرنا چاہیے۔ دنیا کے مشرق اور مغرب میں جہاں کہیں بھی علم اور تجربہ ہے ہم جائیں گے اور حاصل کریں گے تاکہ اس کو زیر استعمال لائیں۔ یہ اسلامی فکر ہے اور اسلام کا دستور ہے اور اس کی کہیں کوئی ممانعت بھی نہیں ہے لیکن اس کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ یہ میری آپ

لوگوں سے خواہش ہے۔

اجتماعی اور تنظیمی انداز علماء کے لئے بھی اچھی چیز ہے۔منظم اسٹرکچر کی صورت میں کام کرنا علماء کے لئے ایک اچھی چیز ہے۔علماء کو چاہیے کہ متحد رہیں،متحد رہ کر سوچ و بچار کریں،ایک دوسرے کی غلطیوں کو دور کریں ایک دوسرے کے کام کو مکمل کریں کیونکہ ہم ایک ایسا مجموعہ ہیں کہ لوگوں کی نسبت ہماری ذمہ داریاں ایک جیسی ہیں۔ممکن ہے کہ سب علماء ضرورت کے مطابق توانائی اور ظرفیت کے حامل نہ ہوں لیکن ایک دوسرے کی گفتگو اور تجربات سے استفادہ کریں ،ہماری نظر میں یہ ایک بہت اچھا کام ہے اور یہ علماء کی تنظیموں اور انجمنوں میں ہی انجام پا سکتا ہے۔

ایک انقلابی تنظیم کے معیارات اور ضرورتیں

متمرکز اور مرکزی مدیریت:

میں اگر ایک تنظیم بنانا چاہوں اور اس کے ممبران (آپ کے قول کے مطابق اس کے بازو) یہی ہنر مند انقلابی برادران اور خواہران ہوں یہ صرف تنظیم کا نام رکھ لینے سے نہیں ہو گا۔انسانی مجموعوں کی خاصیت یہ ہے۔اگر کسی نے تنظیمی اور گروہی کام کیا ہو تو وہ اس کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔میں نے چونکہ کئی سال حکومتی سسٹم اور تنظیموں میں کام کیا ہے(ایک تنظیم اور اس جیسے سسٹم میں کام کو) مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک تنظیمی گروہ کی زندگی کا دارومدار اس پر ہے کہ ہمیشہ اوپر سے نیچے نظارت کی جائے۔

یعنی ایک آدمی ،ہمیشہ اس اسٹرکچر اور نظام و تنظیم کو زیر نظر قرار دے،اور یہ نظر ایک ٹارچ کی مانند ہے کہ جب تک اس کی روشنی ایک جگہ یا مقام پر پڑتی ہے وہ مقام روشن رہتا ہے۔لیکن جونہی اس ٹارچ کا رخ تبدیل کر دیا جائے تو وہ مقام روشن نہیں رہتا اور تاریک ہو جاتا ہے جو صدارت میں قرار پاتا ہے یا جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ تنظیم کے معاملات پر نظارت رکھے اس کو

چاہیے کہ ہمیشہ اس مجموعے اور گروہ کو زیر نظر قرار دے کیونکہ اس کی چشم و نگاہ سے وہ مجموعہ جان پکڑتا ہے۔''نظر'' کی جو بات کر رہا ہوں اس سے مراد ظاہری نظر نہیں ہے۔اس سے مراد، فرد ناظر اور صدر کا تنظیمی معاملات میں نظارت کرنا ہے۔اگر اس نظر سے دیکھا جائے تو آیا میں اس مورد اشارہ مجموعے پر نظارت کر سکتا ہوں؟ معلوم ہے کہ نہیں کر سکتا۔اگر حقیقت میں آپ اس نتیجے پر پہنچ جائیں کہ اس مجموعے اور گروہ کو ایک مرکز کی ضرورت ہے اور وہ مرکز چھوٹے گروہوں کے ساتھ منافات نہیں رکھتا تو آپ اس میں قدم بڑھائیں اور پیش قدم ہوں ایک ایسے مجموعے کو تشکیل دیں کہ یہ سب اس میں سما جائیں اور اس کے لئے ایک ریاست اور صدارت بھی انتخاب کریں۔

اپنے درمیان سے ایک چار یا پانچ افراد کا گروہ حقیقی طور پر انتخاب کریں اگرچہ اس چھوٹے سے گروہ میں کسی ایک شخص کو اتنا توانا اور با صلاحیت نہیں سمجھتے۔لیکن جب اس تین سے پانچ افراد کے مجموعے نے ایک مطلب کو پیش کیا اور اس کو بیان کیا تو سب اس کو قبول کریں البتہ انتخاب شدہ مجموعہ اپنے احترام کا خیال رکھے اور زیادہ گوئی نہ کریں۔۔اگر آپ اس طرح کا مجموعہ تشکیل دیں تو بہت اچھا ہے۔

دھڑے بندی، خطرناک ہے:

ہر سیٹ اپ اور اسٹرکچر (ایک گھرانے کا نظام بھی اسی طرح سے ہے) کو منسجم ہونا چاہیے تاکہ وہ مورد اعتماد قرار پائے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہیں۔متوجہ رہیے کہ دھڑے بندی اور دو حصوں میں تقسیم ہونا خطرناک ہے۔ایک شخص ایک فکر کی خاطر ایک مجموعہ سے جدا ہو جائے اور پھر ایک دوسرا اُس طرف سے ایک اور فکر کی خاطر جدا ہو جائے جب کہ ممکن ہے یہ افکار درست بھی ہوں لیکن یہ اس قدر اہمیت نہیں رکھتے کہ انسان اپنے اتحاد کو اس کی خاطر توڑ دے۔میں نے جو ملی اتحاد کی بات کی ہے۔آپ بسیجی طالب علموں کے لئے یہ ملی اتحاد آپ کی اسی (تنظیم) بسیج سے شروع ہوتا ہے۔آرگنائزیشنل اور سیٹ اپ کا اتحاد کسی کو موقع نہ دیں کہ وہ

آپ کو ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ کر دے۔

اداراتی نظم حتماً ہونا چاہیے:

بغیر آرگنائز کیے اور بغیر آرگنائزیشنل سیٹ اپ کے مدیریت کرنا ممکن نہیں ہے اور کام بھی آگے نہیں بڑھتا، میں اداراتی نظم کا قائل ہوں'؛ لیکن اس چیز کا قائل ہوں کہ یہ اداراتی نظم ہمیں اپنی شناخت سے خارج نہ کر دے۔ فطری سی بات ہے کہ جب تک اسٹرکچر نہ ہو کسی چیز کو بھی انجام نہیں دیا جاسکتا لیکن سیٹ اپ اور اسٹرکچر کو قائم کرنے میں زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

جہادی ثقافت اور جذبے کے ساتھ میدان میں داخل ہوں:

انقلاب اسلامی کی برکت سے نظام اسلامی جمہوریہ میں تمام کوششیں تیزی اور دوہرے فائدے کی صورت میں انجام پاتی ہیں۔ جو چیز انقلاب اسلامی نے ہمارے لوگوں کو دی، وہ جہادی ثقافت اور کلچر تھا جہادی کلچر تمام میدانوں اور واقعات میں کام آتا ہے۔

اور زراعت، لائیوسٹاک اور اس جیسے دوسرے کاموں کے بنیادی ڈھانچے کے معاملات میں انقلاب کے اوائل ہی سے جہادی ثقافت میدان میں داخل ہوئی۔ بعض صاحب نظر افراد نے دنیا میں رونما ہونے والے مختلف انقلابوں کے بارے میں نظریہ دیا ہے کہ انقلاب کامیاب ہو جانے کے بعد؛ انقلاب اپنے سیال ہونے، تحرک اور پیشرفت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور بے تحرک اور جمود کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے بعض انقلابوں میں ایسا ہی ہو (ہم ان کے بارے میں قضاوت نہیں کرتے) لیکن ہمارے انقلاب میں ایسی چیز دیکھی گئی کہ جس نے اس نظریہ کی کلیت کو توڑ دیا اور وہ یہاں پر غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ خود انقلاب ہی نے ایسے اداروں کو وجود بخشا کہ جو اپنی ذات میں انقلابی جوش، تیز رفتاری اور جہادی جذبے کے حامل تھے۔۔۔ یہ ہمہ گیر تحریک کا جذبہ، یہ دل سوزی یہ میدان عمل میں داخل ہونا اور جدت یہ بڑے پیمانے پر مدد کرنا، اسی ملت کی خصوصیت ہے کہ جس کا دل جہادی تحریک سے پُر ہے اور اس کے دل میں

جہاد کے چشمے ابل رہے ہیں۔ یہ وہی دفاع مقدس کے زمانے کا بسیجی جذبہ ہے۔ یہ انہی بے مورچہ جہاد سازندگی کے مورچہ سازوں کا جذبہ ہے۔ جو غسل شہادت کرتے تھے اور بلڈوزر پر سوار ہوتے تھے تاکہ مورچہ بنا سکیں۔ ہمیں اس جذبے کو حفظ کرنا ہوگا۔ یہ جذبہ علمی کام اور ادارتی نظم کے ساتھ کوئی تضاد نہیں رکھتا۔ بلکہ اتفاقاً علمی کام کو یہی جہادی جذبہ بہتر انداز میں انجام دیتا ہے۔

ان اداروں میں سے ایک " جہاد سازندگی " تھا۔ ایک ادارہ سپاہ تھا۔ ایک ادارہ بسیج تھا۔ یہ وہ ادارے ہیں کہ جو ادارتی شکل، ثابت متحجر اور منجمد نہیں تھے اگرچہ ان کے اندر نظام، مدیریت اور نظم پایا جاتا تھا لیکن وہی تحرک کی حالت، پیشرفت اور ترقی جو انقلاب میں پائی جاتی تھی ان اداروں میں بھی پائی جاتی تھی اور ہم نے اس کے اثرات کو بھی دیکھا، آٹھ سالہ دفاع میں آپ نے لوگوں کی رضاکاری اور تحرک کو دیکھا آپ نے تعمیر و ترقی کے میدان میں جہادی جذبے کو دیکھا کہ البتہ یہ" جہاد سازندگی" تک محدود نہ رہا یہ جذبہ بہت سے اداروں کے اندر رسوخ کر گیا۔

الٰہی امداد پر اعتماد کیجئے:

جہادی مدیریت کا اہم ترین عنصر خود باوری، اپنے آپ پر اعتماد، اور الٰہی امداد پر اعتماد۔۔۔ ہے۔ ہمیں تمام کاموں میں خداوند متعال پر توکل اور اس سے مدد مانگنی چاہیے۔ الٰہی امداد پر اعتماد کرنا چاہیے۔ جب آپ خدا سے مدد طلب کرتے ہیں تو آپ کے سامنے راستے کھل جاتے ہیں۔

ومن یتقی اللہ یجعل لہ مخرجا ..... ویرزقہ من حیث لایحتسب"

یہ رزق جو اس آیت میں اور دیگر آیات میں بیان ہوا ہے۔ مختلف انداز میں مجھ اور آپ تک پہنچا ہے بعض اوقات ناگہان ایک روشنی سی آپ کے ذہن میں چمکتی ہے اور راستہ کھل جاتا ہے یہ رزق الٰہی ہے۔ ایک سخت دور میں ناگہان ایک امید کی کرن آپ کے دل میں پھوٹ پڑتی ہے۔ یہ وہی رزق الٰہی ہے۔

انقلابی طرز کو اپنی آرگنائزیشن/ ادارے میں حفظ کیجئے:

وہی آرگنائزیشن یا ادارہ جو انقلابی طرز کو اپنے اندر محفوظ کر سکے اور انقلابی اقدار کو اپنے ذرے ذرے پر نافذ کرے وہ بڑے کاموں اور ذمہ داریوں کو انجام دینے پر قادر ہو سکتا ہے۔

ہمارے نوجوان، خصوصاً یونیورسٹی طالب علم دشمن کے ساتھ جنگ اور ان کے حملے کے مد مقابل جوش و جذبے کے ذمہ دار ہیں۔ اسلامی انجمنیں اور دیگر اسلامی یونیورسٹی کی آرگنائزیشنز حتماً اپنے آپ کو اس پرحرارت جنگ میں ہراول دستہ قرار دیں۔

عزیزان! اجازت نہ دیجئے کہ انقلاب اور اسلام کی اقدار کو ضعیف کرنے کے ذریعے سے دشمن کی جانب کو تقویت پہنچائیں اور بالخصوص اجازت نہ دیجئے کہ غفلت زدہ لوگ آپ کے گروہوں میں پہلی صفوں میں قرار پائیں۔ انقلاب کے نعروں کا احترام کریں کہ جو ملکی سربلندی اور ترقی کے راستے میں راہنمائی کرنے والی نشانیاں ہیں۔ اور اپنے پورے وجود کے ساتھ اس کا دفاع کریں۔ اور اس کی نسبت کی جانے والی سہل انگاری جو کہ بیگانہ لوگوں جو بعض اوقات ہمارے بھیس میں وارد ہوتے ہیں اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کرتے ہیں کی طرف سے ہوتی ہے کو تحمل نہ کیجئے۔ "جہاد سازندگی" جیسے ادارے کہ جو انقلاب سے پھوٹے ہیں کیا خصوصیت رکھتے ہیں؟ کیسے ممکن ہے کہ اس اسٹرکچر میں کہ جہاں باوجود اس کے کہ اسلامی اقدار محفوظ ہیں بڑی دلسوزی کے ساتھ وافر تلاش و کوشش اور بڑی بڑی خدمات انجام پاتی ہیں اور کام کے لحاظ سے جدت کی توفیقات میں بھی یہ مجموعہ باقی شعبوں سے آگے اور سرآمد ہے؟

اہداف کو مشخص کیجئے اور کتاب لکھئے:

اگر ایک آرگنائزیشن وجود میں آئی لیکن روشن ہدف کی حامل نہ ہوئی یا ہدف تو رکھتی ہو لیکن اس ہدف تک پہنچنے کے لئے پلاننگ انجام نہ پائی اور وہ سسٹم بیکار رہا تو وہ آرگنائزیشن خود بخود ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر باقی رہی بھی تو بے جان ہی رہے گی انسانی گروہ کی یہی خصوصیت

ہے۔ ہدف کو معین کریں اور مشخص کریں کہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

ہدف کو امامؒ کے پیغام سے لیجئے امام نے اس پیغام میں کوئی خاص رائے اور پروگرام پیش نہیں کیا لیکن اول سے لے کر آخر تک یہ پیغام مختلف جہت دھیوں، ضروری تذکرات اور رستے میں لگے سائن بورڈ کی مانند ہے کہ جو انسان کی راہنمائی کرتے ہیں۔حتماً اس پیغام مبارک کے ہدف کو روشن کرنا چاہیے اور اس کی تقسیم بندی کرنی چاہیے۔ہم ان اہداف کو مشخص کریں اور لکھیں اور پھر عمیق علمی کام اور کتاب لکھنے کے ذریعے حقیقی معنوں میں اپنے آپ کو اس ہدف کے نزدیک کریں، اگر فرض کریں کہ کوئی حادثہ رونما ہو کہ پانچ سال بعد یہ کانفرنس ختم ہو جائے یا مثلاً فرض کریں کہ پانچ سال بعد مسئولین کہیں کہ اس کانفرنس کو ختم کر دینا چاہیے تو ان پانچ سالوں میں اتنے کام کریں کہ وہ یادگار رہے۔

بعض ادارے ایسے ہیں کہ جونہی انکا چراغ خاموش ہوا وہ بالکل ہی ختم ہو گئے اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔اس کے بعد کہ ہمارا کام ختم ہو گیا۔فرض کریں کہ پانچ سال بعد ہم نے چاہا کہ اس دکان کو بند کر دیا جائے تو ہمارے پاس بے شمار محصولات، علمی کام، علمی پیشرفت اور باارزش محصولات کا ایک مجموعہ ہونا چاہیے کہ جو ہم نے پیش کیا ہو ہمارے نقش قدم معلوم ہونے چاہئیں، ہم نے کتاب لکھی ہوئی ہو، زندگی اور دنیا کی واقعیت میں ہم نے اثر چھوڑا ہوا ہو۔۔۔ یہ کام اس صورت میں فائدہ مند ہو گا۔

پلاننگ حتماً اصولوں کی بنیاد پر عمومی اور بڑی سطح کی ہونی چاہیے:

میری رائے کے مطابق اس مجموعے کا بنیادی ترین کام یہ ہے کہ ان اہداف اور نظریات کہ جو بیان کیے جا چکے ہیں کی بنیاد پر پروگرام تشکیل دیا جائے اور ہمیں معلوم ہو کہ اول سے لے کر سال کے آخر تک ہم نے کون سے کاموں کو انجام دینا ہے اور کہاں تک آگے بڑھنا ہے اور پھر سال کے اختتام پر اس کی جانچ پڑتال کریں کہ آیا انجام پا سکا ہے یا نہیں ہمیں عن بصیرۃ آگے

بڑھنا ہوگا۔ برنامہ ریزی اور پلاننگ اصولی ،عمومی اور بڑی سطح پر ہونی چاہیے ۔البتہ اگر جزئیات بھی فرض کی جائیں تو بہتر اور ضروری ہے۔

لیکن اس بلند نظری کی حالت میں ہونا چاہیے تا کہ انسان ہر قسم کی شرائط کو اپنے فائدہ میں استعمال کر سکے ۔لازمی طور پر (ان کوششوں اور فعالیتوں کہ جو انجام پانی چاہئیں اور اس راستے کے درمیان کہ جو ہدف تک جاتا ہے)ایک صحیح تقسیم بندی انجام پانی چاہیے۔

تاکہ ہر وقت کے دورانیہ کے مطابق اس وقت کے دورانیہ کے ۔تناسب سے ممکنہ پیشرفت اور ترقی کی جاسکے۔

ہمیں حتمی طور پر یہ جان لینا چاہیے کہ ہمیں دینی مدارس کے لئے پلاننگ کی ضرورت ہے لازماًاس کام کے لئے پلاننگ میں متخصص اور اسپیشلسٹ افراد کو ہونا چاہیے وہ بیٹھیں اور مسلسل دینی مدارس کے مسیر اور راہ کو زیرنگاہ قرار دیں اور کل اور آئندہ کے لئے علمی انداز میں پلاننگ کریں ۔دعا کرتے ہیں کہ انشاءاللہ حوزہ علمیہ قم اور دیگر مدارس دینیہ کی عمومی برنامہ ریزی اور پلاننگ اس انداز میں ہو کہ آئندہ کی ضرورتوں اور چیلنجز کو پورا کر سکے اور وقت اور ضرورت کے مطابق ،ضروری تبدیلیاں لاسکے اور وہ چیز بنا سکے کہ جو لوگ دنیا کے مستقبل کے بارے میں سوچ وبچار کرتے ہیں ان کی پریشانیوں کو ایک حد تک برطرف کر سکے۔

قانون کی پٹڑی سے خارج نہ ہوں:

قانون کی پابندی بہت اہم ہے ۔قانون پٹڑی ہے اگر اس پٹڑی سے خارج ہوں گے تو بلا شبہ نقصان اور حادثہ پیش آئے گا۔قانون کبھی ناقص و نامکمل ہوتا ہے اور کبھی معیوب اور عیب دار۔لیکن اگر معیوب اور عیب دار قانون پر عمل نہ ہو تو ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے ۔اور جس کے جی میں جو آتا ہے وہی انجام دیتا ہے ۔اور اس پر عمل نہ ہونے کا نقصان اس قانون پر عمل کرنے سے زیادہ ہوتا ہے ۔اس کو رائج کرنا ہو گا تمام اداروں / اسٹرکچرز میں ہمیں اسے سرایت کرنا ہو

گا۔ادارے کی قانونمندی کو کسی قیمت پر بھی ہاتھ سے نہ جانے دیجئے نان گورنمنٹ اداروں کے اندر اگر قانمندی کا صفحہ پھٹ گیا تو مار دھاڑ ظاہر ہوگی اور سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

قانون مندی کا یہ جوہر بنیادی طور پر موجود ہے اور ضروری ہے کہ موجود رہے آپ اس کو بغیر بندش اور رکنے کے ساتھ یا افراط کے ساتھ کاربند رہیں تاکہ ان شاءاللہ باقاعدہ کام کا پھل ہمارے مستضعفین کے معاشرے میں قابل مشاہدہ ہو اور اس کی بنیاد پر دعویٰ کیا جاسکے کے اتنی تعداد میں افراد استضعاف سے باہر نکل آئے ہیں۔اگر آپ نے جس گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہیں صحیح انداز میں کام کو انجام دیا یعنی گاڑی کو آن کیا، ایکسیلیٹر پر ضرورت کے مطابق پاؤں دبایا اور کلچ سے ضرورت کے مطابق پاؤں اٹھایا تو یہ گاڑی اسی سمت میں حرکت کرے گی کہ جس سمت میں آپ چاہتے ہیں اہم بات یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ گاڑی کو کدھر اور کس طرف موڑنا ہے اگر وہ چٹان سے ٹکرا گئی یا کھائی میں جا گری تو یہ آپ کی غلطی ہے۔

وہ قانون جس کے تحت گاڑی چلتی ہے اگر آپ نے اس قانون کے تحت عمل کیا تو یہ آپ کو وقت پر تیزی کے ساتھ اپنے مقصد پر پہنچا دے گی۔انسانی زندگی کی فطرت اور طبیعت بھی ایسے ہی ہے۔وہ قوانین جو ہماری اور آپکی ساخت اور اس طبیعت اور دنیا کہ جس میں ہم زندگی کرتے ہیں آب، خاک، ہوا، زمین، صنعت، معدنیات، دریا، حیوانات اور دیگر اشیاء کے لئے استعمال ہوئے ہیں ایسے قوانین ہیں کہ اگر آپ نے شرع اور اسلام کے دستور العمل کے مطابق عمل کیا تو یہ قوانین آپ کی خدمت کریں گے۔یہی مثال جو بیان کی گئی کہ اگر آپ نے کشتی کو صحیح سمت میں چلایا اتفاقی طور پر موافق ہوا بھی آپ کی سمت میں ہوگی۔جب کہ آپ نے اسلام کے مطابق حرکت کی تو آپ طبیعی حرکت کے رخ کے خلاف حرکت نہیں کر رہے اور تیزی کے ساتھ ترقی کریں گے۔

تازہ خون اور نَفَس تنظیم میں داخل کریں:

جو کام آپ کو انجام دینا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے تو اس انجمن کو محکم پکڑے رکھیں یعنی اس تنظیم کی بنیادوں اور اکائیوں کو لرزش سے بچائیں، دوسرا کام یہ ہے کہ بلا شبہ اس کو بچانے کے لئے آپ مسلسل تازہ نفس اور خون اس میں داخل کریں۔ کیونکہ ایک بند اور بغیر خون کی تبدیلی اور تازہ ہوا والا مجموعہ کچھ عرصے کے بعد فرسودہ اور پرانا ہو جاتا ہے آپ کو چاہیے کہ تازہ خون داخل کریں البتہ صحیح و سالم خون داخل کریں اچھی طرح خیال رکھیں کہ ہیپا ٹائٹس اور ایڈز زدہ خون داخل نہ کریں ۔۔۔آپ کے پاس ایک فلٹر ہونا چاہیے اور توجہ رہنی چاہیے کہ ہیپا ٹائٹس اور ایڈز زدہ خون بھی ہے اور وہ داخل بھی ہوتا ہے اور اگرچہ نشاط بخش بھی ہوتا ہے لیکن انسان کو لمبے عرصے میں اس کی وجہ سے مہلک بیماریوں اور لاعلاج امراض کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس دوسرے کام کے لئے (کہ جو جدید خون داخل کرتا ہے) آپ کو ضرورت ہے کہ بعض افراد کو رشد دیں اور تیار کریں پس تیسرا کام وجود میں آتا ہے کہ اچھی اور درخشندہ صلاحیتوں کی جستجو کرنا، صحیح اور عادلانہ انتخاب کرنا، ان کو لانا اور تنظیم میں داخل کرنا اور اس بات میں کسی قسم کی تردید نہ کریں اس وقت پورے ملک میں ایک ناقابل بیان عمومی تحریک شروع ہو چکی ہے انہیں چھوٹے چھوٹے اسکول کے بچوں کے گروہوں سے لے کر اسٹوڈنٹس اور ان سے بھی بڑھ کر اس وقت ہزاروں ادارے اور مراکز ملک میں وجود میں آچکے ہیں اور اس شہر تہران میں اور دیگر شہروں میں بے شمار ہیں یہ سب صرف اور صرف مقابلہ کی احساس ذمہ داری کر رہے ہیں یہ ثقافتی یلغار کی بات جو چند سال قبل ہم نے عرض کی اور بعض لوگوں نے اس پر نکتہ چینیاں کرنا شروع کر دیں، خوش قسمتی سے ان لوگوں نے اسے قبول کیا اور اس کا بیڑا اٹھالیا اب ان تمام چھوٹی اور ناقابل شمارش انجمنوں کے اندر ایک واحد جہت پائی جاتی ہے اور وہ ثقافتی یلغار کا مقابلہ ہے اگر آپ ان بچوں سے پوچھیں کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں یہ کتاب، کتابچہ، بروشر، ڈرامہ اور شعر آپ نے کس لئے لکھا ہے اور اس تنظیم کو

آپ نے کس لئے بنایا ہے؟ جواب میں کہیں گے کہ ہم ثقافتی یلغار کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں، یہ بہت ہی نیک کام ہے اس کو بے ارزش نہ سمجھئے انہیں میں سے آپ کو ہیرے اور سونے جیسی معدنیات ملیں گی (الناس معادن کمعادن لذهب والفضه) لوگ سونے اور چاندی کی طرح ہیں۔جائیے ان کی شناخت کیجئے، ان کو انتخاب کیجئے اور حساب شدہ اور منظم انداز میں ان کو تنظیم میں داخل کیجئے۔البتہ آپ تنظیم کو اس طرح مرتب کریں کہ لوگ مختلف چھاننیوں سے چھنتے ہوئے آگے بڑھیں تاکہ آپ بڑی آسانی سے ان کو اپنی تنظیم میں داخل کریں یعنی ایک نامحسوس چیکنگ سسٹم سے گذارنے کے بعد ان کو تنظیم میں داخل کریں ان کاموں کو ضرور انجام دیں۔

تنظیم کو عوامی ہونا چاہیے:

تنظیم کو حتمی طور پر عوامی ہونا چاہیے، تاکہ نیمہ شعبان جیسے پروگرام منعقد ہوسکیں آپ خود جانتے ہیں کہ پندرہ شعبان کے لئے کوئی بھی کسی کو نہیں کہتا کہ آؤ چراغاں کریں اور اگر ایک دن آئے کہ کوئی اس کو منع کردے تو لوگ اور بھی تشنہ تر ہوجائیں گے اور جس قیمت پر ہو اس کو انجام دیں گے اصل میں ہمت یہ ہے۔

سلیقوں کے اختلاف کو چھوڑیئے اور مشترک نقطہ کو پکڑیئے:

میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اسٹوڈنٹ تنظیموں کے اتحاد کے بارے میں جو اشارہ کیا گیا وہ ایک اچھی چیز ہے لیکن اس سے مراد یہ نہیں کہ تمام تنظیمیں ختم ہوجائیں اور ایک تنظیم وجود میں آجائے۔یہ صحیح تجربہ نہیں ہے۔زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ وہ تنظیم بھی بے شمار مشکلات کا شکار ہوجائے گی صحیح راستہ یہ ہے کہ موجود طلبہ تنظیمیں تفاہم اور حق بینی کے ساتھ (جو کہ طلبہ کی خاصیت ہے) اپنے آپ کو ایک دوسرے کے نزدیک کریں۔حرف حق کو محور قرار دیں اور جانبداریاں اور مخالفت استدلال اور منطق کی بنیاد پر ہونی چاہئیں۔

ایک اور نکتہ یہ کہ ملک میں بعض دیگر کام بھی فرہنگی حوالے سے انجام پاتے ہیں ان کو

آپ رفیق اور دوست شمار کریں ایسا نہ ہو کہ ان کو اپنا رقیب سمجھیں یعنی انقلاب کے ماحول میں اور انقلابی کاموں میں ہوشیار رہیں کہ آپ کی نگاہ ان لوگوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو جو بہت سی روشوں میں آپ کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں اور شاید ایک کونے میں آپ کے ساتھ ناسازگاری رکھتے ہوں یہ اہمیت نہیں رکھتا؛ ان کو رقیب کی آنکھ سے نہ دیکھیں۔

اس لئے کہ ہم اپنی سیاسی، اقتصادی اور فرہنگی بنیادوں کو مضبوط کریں ہماری قطعی طور پر پہلی ضرورت وفاق کا ایجاد کرنا اور وحدت کلمہ ہے۔ وفاق کے لئے سب کوشش کریں۔ وفاق کا معنی یہ نہیں ہے کہ تمام گروہ اور تنظیمیں اور پارٹیاں اپنے توڑنے اور انحلا کا اعلان کریں؛ نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے وفاق کا معنی یہ ہے کہ ایک دوسرے کی نسبت خوش بین رہیں (رحماء بینہم) رہیں ایک دوسرے کو تحمل کریں بلند و بالا اور اعلیٰ اہداف کو بنانے اور ان کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں اور حالات کو بگاڑنے، بداخلاقی، لڑائی، اہانت اور تہمت لگانے سے پرہیز کریں میری نظر میں آج ہماری ذمہ داری یہ ہے۔

میں مومنانہ اور متدیانہ فعالیتوں اور اس جوان کا طرف دار ہوں کہ جو اپنے جذبے کے ساتھ میدان سیاست، عمل اور اقتصاد میں داخل ہوتا ہے وہ نوجوان کہ جس کا مدنظر دینی اقدار ہیں میرے لئے ایک مقدس اور محبوب موجود کی مانند ہے میں تمام نوجوانوں سے محبت کرتا ہوں لیکن وہ نوجوان کہ جن کے لئے دینی اقدار اہمیت رکھتی ہیں میری نگاہ میں بہت زیادہ عزیز ہیں۔ بعض لوگ دینی اقدار کی پابندی کا ڈھونگ رچا کر بی نظمی ایجاد کرتے ہیں اور میں اس کام کو پسند نہیں کرتا زنجان یونیورسٹی کی چیزوں میں سے ایک چیز جو مجھے اچھی لگی یہ ہے کہ مجھ سے کہا گیا کہ ان یونیورسٹیز میں مختلف اسٹوڈنٹ آرگنائزیشنز ایک دوسرے کے ساتھ بے ادبی، بداخلاقی، گالم گلوچ اور ہاتھا پائی سے پرہیز کرتے ہیں یہ رویہ بہت اچھا ہے اور میری بھی یہی نصیحت ہے کہ اسی طرح ہونا چاہیے۔ ہر آرگنائزیشن اپنے کام کو انجام دے لیکن آپس میں دوست رہیں اور دوسرے کی

اہانت نہ کریں البتہ آگے بڑھنے اور رشد کرنے کے لئے علمی اور فکری کشمکش اچھی ہے۔ایک ایسا مجموعہ اور گروہ کہ جو سیاسی اور اجتماعی فکر کے حامل ہیں اس کے افراد ایک جگہ اکٹھے ہوں اور استدلال اور گفتگو کا اہتمام کریں۔جب ان کا کام ختم ہوگیا تو دوسرا مجموعہ اور گروہ کہ جو ان کی بات کو قبول نہیں کرتا ایک اور جگہ اکٹھا ہو اور اس کے افراد بھی استدلال اور گفتگو کو بنیاد قرار دیں۔اور میں نصیحت کرتا ہوں کہ اختلاف نظر/سلیقے کے اختلاف سے جداً پرہیز کریں سلیقوں کے اختلاف کو چھوڑیئے اور مشترک نکات کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

مجھے تعجب ہوتا ہے ان افراد پر کہ جو آئیڈیالوجی کے لحاظ سے ہمارے مدمقابل مادی اور الحادی فکر کے لوگوں کے ساتھ مشترکہ نکات کو ڈھونڈ نکالتے ہیں لیکن اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بیٹھنے کو تیار نہیں ہیں۔اس وقت شاید جتنے افراد یہاں پر موجود ہیں اسی قدر نکتہ نظرات اور سلیقے وجود رکھتے ہوں لیکن بالآخر ایک مشترک انگیزہ اور واحد نکتہ ہے کہ جس نے ہمیں یہاں اکٹھا کیا ہوا ہے اسی نکتہ مشرک کو ڈھونڈیں اور اس کی تقویت کریں یہ ایک بہت بڑی عقلمندی ہے۔یہ ایک ضروری عقلمندی ہے اور ایک انقلابی اور مبارز مسلمان کو اس عقلمندی اور ہوشیاری کا حامل ہونا چاہیے۔

کام آپ کو یادگار بنادے گا:

ایک تنظیم کا کام جس قدر تیز اور پر معنا ہوگا وہ اس کو اسی قدر باد وام بنادے گا۔بنیادی طور پر انسانی ادارے کام کی بنیاد پر زندہ ہیں مثلاً اگر آپ ایک فوج کو کام،احکام اور دستورات صادر نہیں کریں گے تو ایک مہینہ ایک جگہ پر رہنے کے بعد وہ خود بخود ختم ہو جائے گی۔ضروری نہیں ہے کہ کوئی آ کر اسے ختم کرے۔

لیڈرشپ کا نفوذ اور قدرت ہے کہ جو اس مجموعے کے تمام اجزاء کو باحرکت اور نشاط آور بناتی ہے اور ان کی اجتماعی زندگی کو محفوظ بناتی ہے۔آپ اس کام کو کریں یعنی آپ اپنے اس مجموعے میں

کام کی روح کو اس طرح سے پھونکیں کہ اس میں حرکت ہمیشہ باقی رہے اور بالکل کسی کے ذہن میں بھی نہ آئے کہ ایک دن سے مجموعہ تقسیم یا ٹوٹ سکتا ہے میں نے کمیتہ امداد کے بارے میں بار بار عرض کی ہے۔شاید یہ کہا جاسکے کہ کمیتہ امداد ایک نمونہ ادارہ ہے۔اس حوالے سے کہ اس میں کام کی روح اور کام کی حقیقت، ظاہری اشکال، مینجمنٹ، ملازمت اور دفتری کام پر غلبہ رکھتی ہے؛ حتی انقلاب کے بعد ہمارے پاس بہت کم ایسے آرگنائزیشنز ہیں ہے کہ جو کمیتہ امداد جیسی ہوں، کمیتہ امداد میں اصل چیز وہ کام ہے کہ جس کو وہ انجام دینا چاہتے ہیں۔

اور جو بجٹ ان کے پاس ہوتا ہے اور جو کچھ ممکن ہوتا ہے وہ اپنی کم ترین مقدار میں مقدمات پر خرچ ہوتا ہے۔بعض اوقات، بعض اداروں میں انسان دیکھتا ہے کہ اصل کام کی نسبت کام کے مقدمات پر اٹھنے والے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔بے فایدہ سفر، بلا فایدہ ملازمین کی بھرتی، بے فایدہ پلاننگز، بے معنی اور بے ہدف توسیع۔

لچکدار ہونا چاہیے:

میں نے سپاہ کے مسئول برادران کو کہا کہ ضرورت کے وقت اس میں گنجائش ہونا چاہیے کہ وہ اپنے تین برابر ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو۔یعنی مثال کے طور پر آج اگر سپاہ پندرہ لشکروں پر مشتمل ہے تو اس کے اندر اتنی ادارتی لچک، قدرت اور توانائی ہونی چاہیے کہ ضرورت کے وقت ،وہ ایک بٹالین میں تبدیل ہوسکے۔دوسرے لفظوں میں پندرہ لشکر ایک لحظہ میں، پینتالیس لشکروں میں تبدیل ہوجائیں۔لازمی طور پر اس قدر لچک اور تبدیلی کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

آخرکار انسان غلطی بھی کرتا ہے:

ایک انسانی گروہ اور مجموعے سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ کوئی غلطی اور خطا نہ کرے ۔اور ایسا مجموعہ جو کہ نوخیز ہے اور اس نے صفر سے شروع کیا ہے اور اس کے کام کی ابھی شروعات ہیں اور اس مدت کے دوران (کہ تنظیمی اور آرگنائزیشنل کاموں کی مدت میں ابھی

بہت تھوڑی مدت گزری ہے) کسی قسم کا تجربہ اسے تاریخ میں وراثت میں نہیں ملا۔ یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے آپ کو اتنا کامل کر لے کہ اسی سے کوئی کمی اور کوتاہی سرزد نہ ہو، کمی اور کوتاہی اور ناتجربہ کاری ایک عادی چیز ہے غلطیاں اور اشتباہات (جو ایک حد تک ہوں) بھی قابل قبول ہیں۔

مالی ضرورتوں کو فرہنگی کاموں کے ذریعے پورا کیجئے:

البتہ آپ کی مالی مشکلات اہم ہیں ۔۔ معجزہ تو نہیں ہو گا اور مصلحت بھی اس میں نہیں کہ انسان ہمیشہ معجزے کے ساتھ زندگی گزارے ۔ میں موافق اور راضی ہوں کہ ہر ممکن طریقے سے آپ کی مدد ہونا چاہیے ۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ دوست فکر کریں اور معقول طریقے اور راہ حل کا مشورہ دیں مجھ سے جو کچھ ہو سکا اس زمینے میں آپ کی مدد کروں گا لیکن مجموعے کو فرہنگی کاموں کی طرف کھینچ کر لے جائیں۔

اداراتی کام کی آفات کی پہچان:

ایک اور نصیحت کہ میرے خیال میں بہت اہم ہے ۔ یہ ہے کہ اس طرح کے ایک عظیم ،وسیع کام کے لئے بہت محکم فکری و تحقیقی بنیاد کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر یہ فکری اور تحقیقی بنیاد موجود نہ ہوئی تو یہ خطرات آپ کو درپیش ہوں گے ۔ ایک محکم اور عمیق فکری اور نظریاتی کام کی آپ کو شدید ضرورت ہے ۔ میرے خیال میں یہ فکری اور فرہنگی کام بہت زیادہ مورد اطمینان ہونا چاہیے۔

اگر نہ ہوا تو، آپ سطحی نگری کا شکار ہو جائیں گے، انحراف سے دوچار ہو جائیں گے ۔ نہ یہ کہ آپ منحرف ہو جائیں گے ۔ آپ کا تنظیمی اسٹرکچر انحراف کی آفت سے دوچار ہو جائے گا۔ سطحی نگری میں گھر جائے گا۔ تکرار کی آفت میں مبتلا ہو جائے گا۔ چہ بسا خطرناک تنگ نظری کی آفت کا شکار ہو جائے گا۔

تنگ نظری اور تحجر :

ہم جب بھی کہتے ہیں تحجر تو ہمارا ذہن فوراً مذہبی تحجر اور تنگ نظری کی طرف چلا جاتا ہے۔ جی ہاں وہ بھی ایک قسم کی تنگ نظری ہے ۔لیکن تحجر صرف یہی نہیں ہے ۔بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک سیاسی تنگ نظری ہے ۔جو تحجر احزاب کی صورت میں اور سیاسی پارٹیوں سے نشات پاتا ہے اور اصل میں فکر کرنے کے امکان کی بھی کسی کو اجازت نہیں دیتا، اگر ایک مسئلے کے حل کے دس قانع کنندہ دلائل پیش کریں تو قبول کرے گا لیکن میدان عمل میں اور طرح سے ظاہر ہو گا۔کیوں؟!!!

کیونکہ سیاسی گروہ اس کے سر پر (خود ساختہ باپ کی طرح) اس سے یہ چاہتا ہے ۔بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انسان اس کو ارد گرد حتی یونیورسٹیز کے ماحول میں بھی دیکھتا ہے ۔پس ایک ایسا مجموعہ جو ایسے تحجر اور تنگ نظری میں مبتلا ہو وہ روشن فکر نہیں ہو سکتا۔کیونکہ روشن فکری ہمیشہ حق طلبی، کھلی آنکھوں اور منطقی اور استدلال پر تکیہ کرنے کے ہمراہ ہوتی ہے۔

تنظیم کا فرسودہ اور قدیم ہونا:

دوسرا کام یہ ہے کہ اس کو محفوظ رکھنے کے لئے بلاشک آپ کو مسلسل نیا خون اور روح پھونکنے کی ضرورت ہے ۔کیونکہ خون کی تبدیلی اور تازہ سانس سے محروم ایک بند گروہ کچھ مدت کے بعد طبعی طور پر فرسودہ اور قدیم ہو جاتا ہے ۔آپ کو چاہیے کہ اس میں جدید خون ڈالیں ۔البتہ خون صحیح و سالم ہونا چاہیے ۔اور آپ توجہ رکھیں کہ ہیپاٹائٹس یا ایڈز زدہ خون نہ ڈالیں !۔بہر حال آپ کے پاس ایک فلٹر ہونا چاہیے اور آپ کو علم ہونا چاہیے کہ ایڈز زدہ اور ہیپاٹائٹس والا خون بھی ہے اور وہ داخل بھی ہو جاتا ہے !اگر چہ وہ نشاط آور ہوتا ہے لیکن انسان کو لمبے عرصے میں مہلک اور علاج ناپذیر بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے اس دوسرے کام کے لئے (کہ جدید اور صاف خون کا داخل کرنا ہے) اور آپ کو ضرورت ہے کہ بعض لوگوں کو رشد دیں اور ان کو تیار کریں۔

ٹھہراؤ اور عدم فعالیت:

انسانی آرگنائزیشنز کام سے زندہ رہتی ہیں: مثلاً اگر آپ ایک فوجی لشکر کو بغیر کام، حکم اور پروگرام کے چھوڑ دیں اور وہ ایک ماہ تک وہیں پڑاؤ کیئے رہے تو وہ خود بخود ٹوٹ جائے گا۔ضروری نہیں کہ کوئی اسے آ کر توڑے وہ خود بخود ٹوٹ جائے گا لیڈر شپ کا نفوذ اور قدرت اس مجموعے کے تمام اجزاء کو متحرک اور نشاط آور رکھتا ہے اور ان کی اجتماعی زندگی کو محفوظ رکھتا ہے آپ اسی کام کو انجام دیں یعنی آپ اپنے اس مجموعے میں کام کی روح کو اس طرح سے پھونکیں کہ اس کا تحرک اور فعالیت دائمی ہو ہرگز کسی کے ذہن میں یہ فکر ہی نہ آئے کہ ممکن ہے یہ مجموعہ ایک دن ٹوٹ جائے یا ختم ہو جائے۔

رقیب تنظیموں کے ساتھ دشمنی:

خیال رکھیں کہ اسٹوڈنٹ آرگنائزیشنز سلیقوں کے اختلاف کے تحت تاثر قرار نہ پائیں نہ ہی اندرونی طور پر خود تقسیم کا شکار ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراؤ اور تصادم اختیار کریں۔وحدت کے مصادیق میں سے ایک مصداق کہ جس کی ہم دعوت اور نصیحت کرتے ہیں یہی ہے۔

وہ چیز جو انسانوں کو ایک دوسرے کے نزدیک یا ایک دوسرے سے دور کرتی ہے فکری اصول اور مبانی ہیں۔جب یہ فکری اصول اور بنیادیں مورد قبول اور مورد اتفاق نہ ہوں تو وہ انسانوں کو جدا کر دیتے ہیں لیکن اگر مورد قبول ہوں تو ایک دوسرے کے ساتھ متصل کر دیتے ہیں۔لیکن شخصی سلیقے نہیں؛ ہر کوئی ایک سلیقہ رکھتا ہے۔ہر کسی کا ایک ذوق ہوتا ہے۔ایک شخص انجینئرنگ کا طالب علم ہے۔ایک آرٹس کا اسٹوڈنٹ ہے۔

ایک میڈیکل کا طالب علم ہے یہ تین سلیقے ہیں۔کہ ہر ایک کے اندر بہت زیادہ مختلف سلیقے اور خواہشات پائی جاتی ہیں۔ایک شخص ایک چیز پسند کرتا ہے اور دوسرے کو وہ چیز اچھی

نہیں لگتی ان چیزوں کو اپنے درمیان جدائی کا باعث نہ بنائیں۔میرے نزدیک یہ بہت اہم ہے۔

تکراری اور موازی کام:

تکراری اور موازی کام سے مراد درست انداز میں ایک کام دوبارہ انجام دینا نہیں ہے۔اور نہ ہی ہر کام کا تکراری ہونا غلط ہے۔نہیں! کبھی موازی اور تکراری کاموں کی چونکہ ضرورت ہے اس لئے ان کا تکرار ضروری ہے۔لیکن تکراری کام اور بے منطق اضافی کاموں کا خیال رکھیں کہ پیش نہ آئیں اور ان کو روکنے کی کوشش کریں۔گورنمنٹ کی پلاننگز میں بھی ایک اور مسئلہ تکراری کام ہے۔تکراری کام میں چند عیب پائے جاتے ہیں: جس میں پہلے نمبر پر بہت زیادہ انسانی منابع کا بے جا مصرف ہونا اور دوسرا مالی منابع کا مصرف ہونا: اور تیسرا فیصلوں میں تناقض اور ٹکراؤ کا پیش آنا ہے۔جب دو ادارے ایک ہی کام کے مسئول ہوتے ہیں تو ایک یہ فیصلہ کرتا ہے اور دوسرا ایک اور فیصلہ کرتا ہے۔

اور چوتھی یہ کہ مسئولیت بے وقعت ہو جاتی ہے۔فرض کریں کہ فلاں اقتصادی مسئلے میں یا فرہنگی مسئلے یا سیاست خارجہ میں یا کسی بھی مسئلے میں مسئولیت تکراری ہو جائے تو مسئولیت بے وقعت ہو جاتی ہے۔ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ کسی طرح سے اس تکراری کام کو حل کریں اس کی اصلاح کریں علاج کریں۔کلی طور پر بات یہ ہے کہ تکراری اور موازی کام صحیح نہیں ہے۔

ہدف کو گم کر دینا:

اسٹوڈنٹ آرگنائزیشنز اس بات کا خیال رکھیں کہ کہیں اپنے ہدف کو نہ کھو بیٹھیں۔اسٹوڈنٹ آرگنائزیشنز کے اصلی اہداف وہی ہیں جو ان کے اسٹوڈنٹ تحریک کے بلند و بالا نظریات پر نقش ہیں؛ استکبار کا مقابلہ، ملکی ترقی میں مدد، ملی اتحاد کی مدد، علمی پیشرفت کی معاونت، ملت کی ہمہ جانبہ پیکار اور مبارزہ میں حاضر رہنا اور شرکت کرنا تاکہ وہ تو دشمن کی تمام چالوں اور دشمنیوں کا مقابلہ کر

سکے۔ یہ اصلی اہداف ہیں ان کو ہر گز فراموش نہ کریں۔

آرام طلبی:

ان پھسلنے کی جگہوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسان گمان کرے کہ اہداف کو پورا کرنا بغیر کسی زحمت اور عزم کے ممکن ہے۔

ہم مبارزات کے دوران بھی دیکھتے تھے کہ بعض لوگ تھے جو مبارزات کے اہداف کو مانتے تھے لیکن حاضر نہ تھے کہ ان مبارزات کی راہ میں سرمایہ کاری کریں اور ایک قدم آگے بڑھیں۔ آج بھی ایسے لوگ ہیں کہ جو یہ تصور کرتے ہیں کہ حتماً ان اہداف تک پہنچنا چاہیے۔ بغیر کسی سرمایہ کاری اور خرچ کیے؛ لہٰذا جہاں پر کچھ دینے کا مقام ہوتا ہے عقب نشینی کرتے ہیں۔ یہ عقب نشینی بہت سے موارد میں باعث بنتا ہے کہ انسان پلاننگ اور حساب وکتاب میں غلطی کرتا ہے۔

موجود حقائق نہ دیکھنا:

ایک اور لغزش اور غلطی یہ ہے کہ ہم بعض حقائق کے پہلوؤں کو دیکھیں اور بعض کو نہ دیکھیں یہ بھی غلطی کا باعث بنتا ہے۔ پلاننگ میں غلطی اسی وجہ سے ہوتی ہے۔

حقائق کو ایک ساتھ دیکھنا اور پرکھنا چاہیے:

حقائق کو دیکھنے میں غلطی کی بازگشت ہمارے اپنے اندر کی طرف پلٹتی ہے۔ کبھی کبھار ہماری دل بستگیاں ہمیں مفلوج کر کے رکھ دیتی ہیں ہماری یہ وابستگیاں باعث بنتی ہیں کہ ہم کچھ چیزوں کو حقیقت سمجھیں جب کہ وہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ درحقیقت یہ وہ غلطی ہے جو ہمارا آرام طلب نفس یا مادی مسائل سے ہماری دلبستگی ہمارے اوپر تحمیل کرتی اور ٹھونستی ہے۔ جب کہ وہ حقیقت نہیں رکھتی۔